

## صفات باری تعالیٰ اور سلف

✽ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (م: ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

فَإِنْ أَحْبَبْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ الْإِنْصَافَ فَقِفْ مَعَ نُصُوصِ الْقُرْآنِ  
وَالسُّنَنِ ثُمَّ أَنْظِرْ مَا قَالَهُ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ وَأَئِمَّةُ التَّفْسِيرِ  
فِي هَذِهِ الْآيَاتِ وَمَا حَكَوْهُ مِنْ مَذَاهِبِ السَّلَفِ فَإِمَّا أَنْ تَنْطِقَ  
بِعِلْمٍ وَإِمَّا أَنْ تَسْكُتَ بِحِلْمٍ وَدَعْ الْمِرَاءَ وَالْجِدَالَ فَإِنَّ الْمِرَاءَ  
فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ كَمَا نَطَقَ بِذَلِكَ الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ وَسَتَرُ  
أَقْوَالِ الْأَئِمَّةِ فِي ذَلِكَ عَلَى طَبَقَاتِهِمْ بَعْدَ سَرْدِ الْأَحَادِيثِ  
النَّبَوِيَّةِ جَمَعَ اللَّهُ قُلُوبَنَا عَلَى التَّقْوَى الْهَوَىٰ فَإِنَّا عَلَى أَصْلِ  
صَحِيحٍ وَعَقْدٍ مَّتَيْنٍ مِّنْ أَنَّ اللَّهَ تَقَدَّسَ اسْمُهُ لَا مِثْلَ لَهُ وَأَنَّ  
إِيمَانَنَا بِمَا ثَبَتَ مِنْ نُعُوتِهِ كإِيمَانِنَا بِذَاتِهِ الْمُقَدَّسَةِ إِذْ  
الْصِّفَاتُ تَابِعَةٌ لِلْمَوْصُوفِ فَتَعْقِلُ وَجُودَ الْبَارِي وَنُمِيزُ ذَاتَهُ  
الْمُقَدَّسَةَ عَنِ الْأَشْبَاهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَتَعَقَّلَ الْمَاهِيَةُ فَكَذَلِكَ  
الْقَوْلُ فِي صِفَاتِهِ نُوْمِنُ بِهَا وَنَعْقِلُ وَجُودَهَا وَنَعْلَمُهَا فِي

الْجُمْلَةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ نَتَعَقَّلَهَا أَوْ نُشَبِّهَهَا أَوْ نُكَيِّفَهَا أَوْ نُمَثِّلَهَا  
بِصِفَاتِ خَلْقِهِ تَعَالَى اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ عُلُوًّا كَبِيرًا.

”اللہ کے بندے! انصاف چاہتے ہو، تو نصوص قرآن و سنت پہ جم جائیے، پھر اقوال صحابہ و تابعین پہ نظر کیجئے اور ائمہ تفسیر کو دیکھئے کہ وہ اس بارہ میں سلف کا مذہب کیا نقل کرتے ہیں، علم ہو تو منہ کھولئے ورنہ خاموشی بھلی ہے، لڑائی جھگڑے سے مجتنب رہیے کہ قرآن کے بارے میں جھگڑا کفر ہے، صحیح حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے، احادیث میں تدبر کے بعد اگر آپ ائمہ کے اقوال دیکھیں گے تو وہ یہی بتاتے نظر آئیں گے، اللہ ہمارے دل تقویٰ پر مجتمع فرمائے، وہ تقویٰ جو اللہ کو محبوب ہو، اللہ کے بندے! ہم دین حنیف پر کار بند ہیں، ہم عقیدے کی پختگی پر ہیں، اللہ کے اسما مقدس ہیں۔ ان اسما کی کوئی مثال نہیں۔ قرآن و سنت سے ثابت صفات باری تعالیٰ پر ہمارا اسی طرح ایمان ہے، جس طرح خود ذات باری تعالیٰ پر، کیوں کہ صفات موصوف کے تابع ہوتی ہیں۔ ہم وجود باری تعالیٰ کو حق مانتے ہیں اور ماہیت میں غور نہیں کرتے، نہ ہی اسے مخلوقات سے تشبیہ دیتے ہیں۔ ہمارا یہی طریقہ اللہ کی صفات کے متعلق بھی ہے۔ ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں، ان کا وجود حق مانتے ہیں، ان میں دماغ آرائی نہیں کرتے۔ انہیں مخلوقات سے تشبیہ نہیں دیتے۔ ان کی کیفیت بیان نہیں کرتے اور صفات مخلوق سے ان کی مثال بیان نہیں کرتے ہیں، اللہ ان تمام چیزوں سے بلند ہیں۔“

(العلو للعلی العظیم: ۱/۲۴۶، ۲۴۷)

❀ شیخ الاسلام، علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

وَطَرِيقَةُ سَلَفِ الْأُمَّةِ وَأَيْمَتِهَا: أَنَّهُمْ يَصِفُونَ اللَّهَ بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ وَبِمَا وَصَفَهُ بِهِ رَسُولُهُ: مِنْ غَيْرِ تَحْرِيفٍ وَلَا تَعْطِيلٍ، وَلَا تَكْيِيفٍ وَلَا تَمْثِيلٍ: إِبْثَاتٌ بِلَا تَمْثِيلٍ، وَتَنْزِيهٌِ بِلَا تَعْطِيلٍ، إِبْثَاتٌ الصِّفَاتِ، وَنَفْيُ مُمَائِلَةِ الْمَخْلُوقَاتِ، قَالَ تَعَالَى: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ فَهَذَا رَدٌّ عَلَى الْمُمَثِّلَةِ ﴿وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (سُورَةُ الشُّورَى: 11) رَدٌّ عَلَى الْمُعْطَلَةِ. فَقَوْلُهُمْ فِي الصِّفَاتِ مَبْنِيٌّ عَلَى أَصْلَيْنِ: أَحَدُهُمَا: أَنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى مُنَزَّهٌ عَنْ صِفَاتِ النَّفْسِ مُطْلَقًا كَالسِّنَةِ وَالنَّوْمِ وَالْعَجْزِ وَالْجَهْلِ وَغَيْرِ ذَلِكَ.

وَالثَّانِي: أَنَّهُ مُتَّصِفٌ بِصِفَاتِ الْكَمَالِ الَّتِي لَا نَقْصَ فِيهَا عَلَى وَجْهِ الْإِخْتِصَاصِ بِمَا لَهُ مِنَ الصِّفَاتِ، فَلَا يُمَائِلُهُ شَيْءٌ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصِّفَاتِ وَلَكِنَّ نِفَاةَ الصِّفَاتِ يُسْمَوْنَ كُلٌّ مِنْ أَثَبَتَ شَيْئًا مِنَ الصِّفَاتِ مُشَبَّهًا، بَلِ الْمُعْطَلَةُ الْمُحْضَةُ الْبَاطِنِيَّةُ نِفَاةُ الْأَسْمَاءِ يُسْمَوْنَ مَنْ سَمَّى اللَّهَ بِأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى مُشَبَّهًا، فَيَقُولُونَ: إِذَا قُلْنَا حَيٌّ عَلِيمٌ فَقَدْ شَبَّهْنَاهُ بِغَيْرِهِ مِنَ الْأَحْيَاءِ الْعَالَمِينَ، وَكَذَلِكَ إِذَا

قُلْنَا: هُوَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ فَقَدْ شَبَّهْنَاهُ بِالْإِنْسَانِ السَّمِيعِ الْبَصِيرِ،  
وَإِذَا قُلْنَا: هُوَ رءُوفٌ رَحِيمٌ فَقَدْ شَبَّهْنَاهُ بِالنَّبِيِّ الرَّءُوفِ  
الرَّحِيمِ، بَلْ قَالُوا: إِذَا قُلْنَا: إِنَّهُ مَوْجُودٌ فَقَدْ شَبَّهْنَاهُ بِسَائِرِ  
الْمَوْجُودَاتِ لِاشْتِرَاكِهَمَا فِي مُسَمًّى الْوُجُودِ. فَقِيلَ لَهُؤُلَاءِ  
فَقُولُوا لَيْسَ بِمَوْجُودٍ وَلَا حَيٌّ. فَقَالُوا: أَوْ مَنْ قَالَ مِنْهُمْ إِذَا  
قُلْنَا ذَلِكَ فَقَدْ شَبَّهْنَاهُ بِالْمَعْدُومِ. وَبَعْضُهُمْ قَالَ: لَيْسَ  
بِمَوْجُودٍ وَلَا مَعْدُومٍ وَلَا حَيٌّ وَلَا مَيِّتٌ. فَقِيلَ لَهُمْ: فَقَدْ  
شَبَّهْتُمُوهُ بِالْمُمْتَنِعِ، بَلْ جَعَلْتُمُوهُ نَفْسَهُ مُمْتَنِعًا، فَإِنَّهُ كَمَا  
يُمْتَنِعُ اجْتِمَاعُ النَّقِیْضِیْنِ يُمْتَنِعُ ارْتِفَاعُ النَّقِیْضِیْنِ، فَمَنْ  
قَالَ: إِنَّهُ مَوْجُودٌ مَعْدُومٌ فَقَدْ جَمَعَ بَيْنَ النَّقِیْضِیْنِ، وَمَنْ  
قَالَ: لَيْسَ بِمَوْجُودٍ وَلَا مَعْدُومٍ فَقَدْ رَفَعَ النَّقِیْضِیْنِ وَكِلَاهُمَا  
مُمْتَنِعٌ، فَكَيْفَ يَكُونُ الْوَاجِبُ الْوُجُودُ مُمْتَنِعَ الْوُجُودِ؟  
وَالَّذِينَ قَالُوا: لَا نَقُولُ هَذَا وَلَا هَذَا. قِيلَ لَهُمْ: عَدَمُ عِلْمِكُمْ  
وَقَوْلُكُمْ لَا يُبْطِلُ الْحَقَائِقَ فِي أَنْفُسِهَا، بَلْ هَذَا نَوْعٌ مِّنَ  
السَّفْسَطَةِ. فَإِنَّ السَّفْسَطَةَ ثَلَاثَةٌ أَنْوَاعٍ: نَوْعٌ هُوَ جَحْدُ  
الْحَقَائِقِ وَالْعِلْمِ بِهَا. وَأَعْظَمُ مِنْ هَذَا قَوْلٌ مَنْ يَقُولُ عَنِ  
الْمَوْجُودِ الْوَاجِبِ الْقَدِيمِ الْخَالِقِ: إِنَّهُ لَا مَوْجُودَ وَلَا

مَعْدُومٌ، وَهَؤُلَاءِ مُتَنَاقِضُونَ، فَإِنَّهُمْ جَزَمُوا بِعَدَمِ الْجَزْمِ .  
وَنَوْعٌ هُوَ قَوْلُ الْمُتَجَاهِلَةِ اللَّادِرِيَّةِ الْوَاقِفَةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ :  
لَا نَدْرِي هَلْ تَمَّ حَقِيقَةٌ وَعِلْمٌ أَمْ لَا . وَأَعْظَمُ مِنْ هَذَا قَوْلُ مَنْ  
يَقُولُ : لَا أَعْلَمُ وَلَا أَقُولُ : هُوَ مَوْجُودٌ أَوْ مَعْدُومٌ أَوْ حَيٌّ أَوْ  
مَيِّتٌ . وَنَوْعٌ ثَالِثٌ قَوْلُ مَنْ يَجْعَلُ الْحَقَائِقَ تَتَّبِعُ الْعَقَائِدَ .  
فَالأَوَّلُ نَافٍ لَهَا، وَالثَّانِي وَاقِفٌ فِيهَا، وَالثَّالِثُ يَجْعَلُهَا تَابِعَةً  
لِظُنُونِ النَّاسِ . وَقَدْ ذَكَرَ صِنْفٌ رَابِعٌ : وَهُوَ الَّذِي يَقُولُ : إِنَّ  
الْعَالَمَ فِي سَيَلَانٍ فَلَا يُثَبِّتُ لَهُ حَقِيقَةً . وَهَؤُلَاءِ مِنَ الْأَوَّلِ  
لَكِنَّ هَذَا يُوجِبُهُ قَوْلُهُمْ . وَالْمَقْصُودُ هُنَا أَنَّ إِمْسَاكَ الْإِنْسَانَ  
عَنِ النَّقِیْضِ لَا يَقْتَضِي رَفْعَهُمَا . وَحَاصِلُ هَذَا الْقَوْلِ مَنَعُ  
الْقُلُوبِ وَاللِّسَنَةِ وَالْجَوَارِحِ عَنْ مَعْرِفَةِ اللَّهِ وَذِكْرِهِ  
وَعِبَادَتِهِ، فَهُوَ تَعْطِيلٌ وَكُفْرٌ بِطَرِيقِ الْوَقْفِ وَالْإِمْسَاكِ، لَا  
بِطَرِيقِ النَّفْيِ وَالْإِنْكَارِ .

وَأَصْلُ ضَلَالِ هَؤُلَاءِ أَنَّ لَفْظَ التَّشْبِيهِ لَفْظٌ فِيهِ إِجْمَالٌ، فَمَا  
مِنْ شَيْئَيْنِ إِلَّا وَبَيْنَهُمَا قَدَرٌ مُشْتَرَكٌ يَتَّفَقُ فِيهِ الشَّيْئَانِ .  
وَلَكِنَّ ذَلِكَ الْمُشْتَرَكُ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ لَا يَكُونُ فِي الْخَارِجِ بَلْ  
فِي الدَّهْنِ، وَلَا يَجِبُ تَمَاثُلُهُمَا فِيهِ، بَلِ الْغَالِبُ تَفَاضُلُ

الْأَشْيَاءِ فِي ذَلِكَ الْقَدْرِ الْمُشْتَرَكِ، فَأَنْتَ إِذَا قُلْتَ عَنْ  
 الْمَخْلُوقِينَ حَيٌّ وَحَيٌّ، وَعَلِيمٌ وَعَلِيمٌ، وَقَدِيرٌ وَقَدِيرٌ، لَمْ  
 يَلْزَمْ تَمَاطُلُ الشَّيْئَيْنِ فِي الْحَيَاةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ، وَلَا يَلْزَمْ أَنْ  
 تَكُونَ حَيَاةُ أَحَدِهِمَا وَعِلْمُهُ وَقُدْرَتُهُ نَفْسَ حَيَاةِ الْآخَرِ  
 وَعِلْمِهِ وَقُدْرَتِهِ، وَلَا أَنْ يَكُونَا مُشْتَرَكَيْنِ فِي مَوْجُودٍ فِي  
 الْخَارِجِ عَنِ الذَّهْنِ . وَمِنْ هُنَا ضَلَّ هَؤُلَاءِ الْجُهَالُ بِمُسَمَّى  
 التَّشْبِيهِ الَّذِي يَجِبُ نَفْيُهُ عَنِ اللَّهِ، وَجَعَلُوا ذَلِكَ ذَرِيعَةً إِلَى  
 التَّعْطِيلِ الْمَحْضِ . وَالتَّعْطِيلُ شَرٌّ مِنَ التَّجْسِيمِ، وَالْمُشَبَّه  
 يَعْبُدُ صَنْمًا، وَالْمُعْطَلُ يَعْبُدُ عَدَمًا، وَالْمُمَثِّلُ أَعْشَى،  
 وَالْمُعْطَلُ أَعْمَى .

”ائمہ سلف کا طریق یہ تھا کہ وہ اللہ کی وہی صفات بیان کرتے جو اللہ اور رسول  
 اللہ ﷺ نے بیان کی ہیں، تعطیل، بیان کیفیت، تمثیل اور تحریف کے بغیر، وہ  
 ان صفات کا اثبات کرتے مگر تمثیل بیان نہیں کرتے تھے، وہ اللہ کو صفات مخلوق  
 سے منزہ تو مانتے تھے مگر صفات کے انکاری نہیں تھے، اسی طرح صفات باری  
 تعالیٰ کا اقرار تو تھا مگر صفات مخلوق سے تشبیہ نہیں بیان کرتے تھے، اللہ فرماتے  
 ہیں: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ (کوئی اس کا مثل نہیں۔) مثلہ کا رد ہے اور  
 ﴿وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (وہ سمیع و بصیر ہے۔) معطلہ کا رد ہے۔

سلف کا منہج دو اصولوں پر مبنی ہے، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ صفات نقص سے منزہ ہیں،

جیسے نیند، اونگھ، عجز اور جہالت وغیرہ۔ دوسرے یہ کہ اللہ صفات کمال کے ساتھ متصف ہے۔ ان صفات میں کوئی نقص نہیں۔ مخلوق کی صفات اللہ تعالیٰ کی صفات کے مشابہ نہیں، لیکن معطلہ (صفات کی نفی کرنے والے گمراہ) صفات کا اثبات کرنے والوں کو نام مشبہہ رکھتے ہیں، بل کہ غالی باطنی معطلہ، اللہ کے اسمائے حسنی کو ماننے والوں کو مشبہہ کہتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ جب ہم اللہ کو، حی و علیم کہتے ہیں، تو گویا ہم نے ان صفات کو مخلوق کی صفات سے تشبیہ دے دی ہے، اسی طرح اگر ہم نے اللہ کی صفت سمیع و بصیر کو مانا تو یہ بھی تشبیہ ہے کیوں کہ سننے اور دیکھنے کی صفت تو انسان میں بھی ہے، اگر صفت رؤوف و رحیم مانیں تو یہ بھی تشبیہ ہے کیوں کہ نبی میں بھی یہ صفات ہوتی ہیں، بل کہ یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر ہم کہیں کہ اللہ موجود ہے تو یہ بھی تشبیہ ہے کیوں کہ مخلوق میں بھی وجود کی صفت پائی جاتی ہے۔ ان سے کہا جائے کہ پھر تم کہو کہ اللہ نہ موجود ہے نہ حی ہے۔ وہ کہتے ہیں اگر ہم یہ کہیں تو یہ معدوم کے ساتھ تشبیہ ہو جائے گی، ان میں سے بعض کہتے ہیں وہ نہ موجود ہے نہ معدوم، نہ حی نہ میت، ان سے کہا جائے کہ تم نے اللہ کو ایک ناممکن چیز کے ساتھ تشبیہ دی ہے، بل کہ تم نے تو ذات باری تعالیٰ کے وجود کا ہی انکار کر دیا ہے، کیوں کہ جس طرح اجتماع النقیضین ناممکن ہے۔ اسی طرح ارتفاع النقیضین بھی ناممکن ہے، کیوں کہ جس نے کہا اللہ موجود بھی ہے اور نہیں بھی، تو اس نے دو متضاد چیزوں کو جمع کر دیا ہے، اور جس نے کہا اللہ موجود بھی نہیں اور معدوم بھی نہیں، اس نے دو ضدوں کا انکار کیا، حال آں کہ یہ دونوں (اجتماع نقیضین و ارتفاع نقیضین)

صورتوں کا پیدا ہونا ناممکنات میں سے ہے۔ پھر یہ کیسے سوچا جاسکتا ہے کہ جو اللہ دوسروں کے وجود کو قائم رکھتا ہے، خود اس کا کوئی وجود نہ ہو؟! ایسا باطل نظریہ رکھنے والوں سے کہا جائے گا کہ تمہاری بے ہودہ باتوں اور جہالت کی وجہ سے حقائق کا انکار نہیں ہو سکتا، بل کہ یہ وہمیات سے مرکب قیاس اور منطقی مغالطہ ہے، مغالطے کی تین قسمیں ہیں: ① حق بات کو جانتے ہوئے نہ ماننا۔ اس سے بھی سنگین ان کا قول ہے جو کہتے ہیں کہ اللہ نہ موجود اور نہ ہی معدوم ہے، کیوں کہ یہ شک کی وجہ سے تناقضات کی دایوں میں سرگرداں ہیں۔ ② دوسری مغالطے کی قسم، متجاہلہ، لا ادریہ (ایک فرقے کا نام) کا قول کہ ہمیں کوئی علم نہیں کہ اللہ کی حقیقت بھی ہے یا نہیں، اس سے بھی خطرناک اس کا قول ہے جو کہتا ہے کہ نہ میں جانتا ہوں اور نہ ہی یہ کہتا ہوں کہ اللہ موجود ہے یا معدوم، زندہ ہے یا میت۔ ③ مغالطے کی تیسری قسم، اس فرقے کا قول جو کہتا ہے کہ حقائق عقائد کے تابع ہوتے ہیں۔ پہلی قسم حقائق کی منکر ہے، دوسری توقف کرنے والی اور تیسری جو کہتے ہیں کہ حقائق لوگوں کی عقلوں پر موقوف ہیں۔ ایک چوتھی قسم کا بھی ذکر کیا گیا ہے، جو کہتے ہیں کہ کائنات کا نظام خود بخود چل رہا ہے لیکن وہ اس بات کا ثبوت پیش نہیں کرتے۔ یہ بھی پہلی قسم (حقائق کے منکر) سے ہیں لیکن یہاں ان کے باطل قول (نظام کائنات خود بخود چل رہا ہے) کی وضاحت ہے۔ مقصد یہ ہے کہ انسان کا اجتماع نقیضین کے متعلق خاموشی اختیار کرنا، ان کے عدم کا متقاضی نہیں۔ اس قول کا نتیجہ یہ ہے کہ دلوں، زبانوں اور اعضاء کو باری تعالیٰ کی معرفت، ذکر اور



عبادت سے روکنا ہے۔ بطریق وقف و مساک یہ تعطیل اور کفر ہے، نہ کہ نفی و انکار کے اعتبار سے۔ اپنے گم راہ کن نظریے پر دلیل دیتے ہیں کہ تشبیہ کا لفظ مجمل ہے۔ ہر دو چیزیں کسی نہ کسی وصف میں مشترک ہوتی ہیں، لیکن یہ قدر مشترک خارج میں نہیں ہوتی، بل کہ ذہن میں ہوتی ہیں۔ دونوں چیزوں کا کسی صفت میں برابر ہونا ضروری نہیں ہوتا، بل کہ اکثر اوقات ان دو چیزوں میں سے ایک میں وہ وصف قدرے زائد ہوتا ہے۔ لہذا جب آپ مخلوق میں سے کسی دو کے متعلق کہیں، کہ یہ بھی 'حی' یعنی زندہ، ہے اور یہ بھی 'حی' ہے، یہ بھی 'علیم' یعنی جاننے والا، ہے اور یہ بھی 'علیم' ہے، اسی طرح یہ بھی 'قدر' یعنی قدرت والا، ہے اور یہ بھی 'قدر' ہے، تو اس سے دونوں کا صفت حیات، علم اور قدرت میں برابر ہونا لازم نہیں آتا اور یہ بھی لازم نہیں آتا کہ ایک کی حیات، علم اور قدرت بعینہ دوسرے کی حیات، علم اور قدرت کے مماثل ہو۔ نیز یہ بھی لازم نہیں آتا ہے کہ دونوں خارج عن الذہن وجود میں مشترک ہوں۔ یوں یہ گم راہ تشبیہ، جس کی اللہ سے نفی کرنا ضروری تھی، کی وجہ سے جادہ مستقیم سے گم گشتہ ہو گئے اور اس تشبیہ کو 'تعطیل' کا ذریعہ بنا لیا۔ عقیدہ 'تعطیل'، عقیدہ تجسیم (اللہ تعالیٰ کو جسم قرار دینا) سے بھی خطرناک ہے۔ مُسَبِّہ (اللہ کی صفات کو مخلوق کی صفات سے تشبیہ دینے والا) بت کی عبادت کرتا ہے اور معطل (اللہ کو صفات سے عاری ماننے والا) عدم کی عبادت کرتا ہے۔ مثل (مشبہ) کی ضعیف البصر اور معطل سرے سے ہی اندھا ہے۔“

(مِنْهَاجُ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ فِي نَقْضِ كَلَامِ الشَّيْعَةِ وَالْقَدَرِيَّةِ: ۲/۵۲۳، ۵۲۶)

✽ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۶۷۳-۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَهُوَ إِمَامٌ وَقْتُهُ كُنَّا وَالتَّابِعُونَ مُتَوَافِرُونَ  
نَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَوْقَ عَرْشِهِ، وَنُؤْمِنُ بِمَا وَرَدَتْ بِهِ  
السُّنَّةُ مِنْ صِفَاتِهِ، وَمَعْلُومٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الطَّوَائِفِ أَنَّ  
مَذْهَبَ السَّلَفِ إِمْرَارُ آيَاتِ الصِّفَاتِ وَأَحَادِيثِهَا كَمَا جَاءَتْ  
مِنْ غَيْرِ تَأْوِيلٍ وَلَا تَحْرِيفٍ، وَلَا تَشْبِيهِ وَلَا تَكْيِيفٍ، فَإِنَّ  
الْكَلَامَ فِي الصِّفَاتِ فَرُعٌ عَلَى الْكَلَامِ فِي الذَّاتِ الْمُقَدَّسَةِ .  
وَقَدْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ ذَاتَ الْبَارِي مَوْجُودَةٌ حَقِيقَةً، لَا مِثْلَ  
لَهَا، وَكَذَلِكَ صِفَاتُهُ تَعَالَى مَوْجُودَةٌ، لَا مِثْلَ لَهَا .

”امام زمانہ، اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم اور بہت سارے تابعین کہا کرتے  
تھے کہ اللہ عرش پر ہے۔ ہم قرآن و سنت میں بیان ہونے والی صفات باری  
تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ اہل علم جانتے ہیں کہ سلف صالحین صفات باری  
تعالیٰ کے بارے میں یہ موقف رکھتے تھے کہ انہیں اسی طرح قبول کیا جائے  
جس طرح قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہیں، ان میں تمثیل، تاویل، تحریف یا  
بیان کیفیت کے چکر نہ چلائے جائیں۔ یاد رکھیے کہ صفات میں کلام کرنا ذات  
خداوندی میں کلام کی فرع ہے اور مسلمان اس مسلمہ حقیقت سے واقف ہیں کہ  
اللہ تعالیٰ حقیقی طور پر ازل سے موجود ہے جس کا مثل کوئی نہیں، جب اللہ تعالیٰ  
ابتدا سے موجود ہے تو اس کی صفات بھی ابتدا سے موجود ہیں، ان کی بھی مثال

نہیں ہے۔“

(سیر أعلام النبلاء: ۴۰۲/۸)

نیز فرماتے ہیں:

قَدْ فَسَّرَ عُلَمَاءُ السَّلَفِ الْمُهِمَّ مِنَ الْأَفَاطِ وَغَيْرِ الْمُهِمِّ، وَمَا أَبْقَوْا مُمَكِّنًا، وَآيَاتِ الصِّفَاتِ وَأَحَادِيثُهَا لَمْ يَتَعَرَّضُوا لِتَأْوِيلِهَا أَصْلًا، وَهِيَ أَهَمُّ الدِّينِ، فَلَوْ كَانَ تَأْوِيلُهَا سَائِغًا أَوْ حَتْمًا، لَبَادَرُوا إِلَيْهِ، فَعَلِمَ قَطْعًا أَنَّ قِرَاءَتَهَا وَإِمْرَارَهَا عَلَى مَا جَاءَتْ هُوَ الْحَقُّ، لَا تَفْسِيرَ لَهَا غَيْرُ ذَلِكَ، فَتَوْمُنُ بِذَلِكَ، وَنَسَكْتُ افْتِدَاءً بِالسَّلَفِ، مُعْتَقِدِينَ أَنَّهَا صِفَاتُ اللَّهِ تَعَالَى اسْتَأْثَرَ اللَّهُ بِعِلْمِ حَقَائِقِهَا، وَأَنَّهَا لَا تُشَبَّهُ صِفَاتِ الْمَخْلُوقِينَ، كَمَا أَنَّ ذَاتَهُ الْمُقَدَّسَةَ لَا تُمَانِلُ ذَوَاتِ الْمَخْلُوقِينَ، فَالْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ نَطَقَ بِهَا، وَالرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَّغَ، وَمَا تَعَرَّضَ لِتَأْوِيلِ، مَعَ كَوْنِ الْبَارِي قَالَ: ﴿لَتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل: 44)، فَعَلَيْنَا الْإِيمَانُ وَالتَّسْلِيمُ لِلنُّصُوصِ، وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

”ائمہ سلف نے اہم اور غیر اہم ہر دو قسم کے الفاظ کی تفسیر جہاں تک ممکن ہو سکا بیان کر دی ہے، ان ائمہ کرام نے صفات کے متعلق احادیث و آیات کی تاویل

نہیں کی، یہ دین کا اہم مسئلہ ہے، اگر اس میں تاویل جائز ہوتی یا حتمی طور پر اس تاویل کا علم ہو یا تا تو ائمہ سلف ضرور کر گزرتے، تو قطعی رائے اس بارے میں یہی ہے کہ احادیث و آیات صفات جیسے قرآن مجید میں وارد ہوئی ہیں ویسے ہی رہنے دی جائیں اور ان کی تفسیر نہ کی جائے، ہم ان پر ایمان لاتے ہیں، اور سلف کی طرح اس باب میں خاموشی اختیار کرتے ہیں، ہمارا ایمان ہے کہ اللہ کی صفات ہیں، جن کی حقیقت کا علم اللہ نے اپنے پاس رکھا ہے اور جس طرح اللہ کی ذات مخلوق سے مشابہہ نہیں اسی طرح اس کی صفات بھی مخلوق کے مشابہہ نہیں ہیں، یہ صفات کتاب اللہ نے بتلائیں اور رسول اللہ ﷺ نے بلا تاویل ہم تک پہنچا دی ہیں، قرآن کہتا ہے: ”پیغمبر (ﷺ)! آپ انسانیت کو وحی الہی کی تشریح سمجھا دیں۔“ تو ہم پر لازم ہے کہ ہم تسلیم و رضا کے پیکر بنیں اور ان چیزوں پر پختہ ایمان رکھیں، اللہ سے چاہے صراط مستقیم پر گامزن کر دیتا ہے۔“

(سیر أعلام النبلاء: ۵۰۶/۱۰)

❁ امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَدْرَكْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ وَسُفْيَانَ وَمِسْعَرًا يُحَدِّثُونَ  
بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ وَلَا يُفَسِّرُونَ بِشَيْءٍ .

”اسماعیل بن ابی خالد، سفیان بن سعید ثوری اور مسعر رحمہم اللہ جیسے کبار ائمہ سے ہماری ملاقات رہی ہے، وہ یہ احادیث بیان کرتے تھے، مگر ان کی (گمراہ فرقوں والی) تفسیر نہیں کرتے تھے۔“

(تاریخ یحییٰ بن معین رواية الدُّوري : ۵۲۰/۳، رقم : ۲۵۴۳، الأسماء والصفات)

للبیهقی: ۷۵۹، وسندہ صحیح

امام ابو عبیدہ قاسم بن سلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:  
 إِذَا سُئِلْنَا عَنْ تَفْسِيرِهَا لَا نَفْسِرُهَا وَمَا أَدْرَكْنَا أَحَدًا يُفْسِرُهَا.  
 ”ہم احادیث صفات کی تفسیر نہیں کرتے، نہ ہی ہم نے اہل سنت کو ایسا کرتے  
 دیکھا ہے۔“

(الأسماء والصفات للبيهقي: ۷۶۰، وسندہ صحیح)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱-۷۲۸ھ) اس قول کی سند کو صحیح قرار  
 دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّهُ مَا أَدْرَكَ أَحَدًا مِنَ الْعُلَمَاءِ يُفْسِرُهَا (أَي تَفْسِيرَ  
 الْجَهْمِيَّةِ).

”امام قاسم بن سلام یہ بتلا رہے ہیں کہ انہوں نے کوئی ایک عالم بھی نہیں دیکھا  
 جو ان احادیث کی تفسیر، جہمیہ کی طرح کرتا ہو۔“

(الفتاوى الحموية، ص: ۳۰، مجموع الفتاوى: ۵/۵)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱-۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:  
 فَالْحَاصِلُ فِي هَذَا الْبَابِ أَنَّ يُوصَفَ اللَّهُ تَعَالَى بِمَا وَصَفَ  
 بِهِ نَفْسَهُ، وَبِمَا وَصَفَتْهُ بِهِ رُسُلُهُ نَفِيًا وَإِثْبَاتًا، فَيُثَبَّتُ لِلَّهِ مَا  
 أَثْبَتَهُ لِنَفْسِهِ، وَيُنْفَى عَنْهُ مَا نَفَاهُ عَنْ نَفْسِهِ.

”اس باب کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کی وہی صفات بیان کی جائیں، جو اس نے  
 اپنے لئے بیان کی ہیں، یا جو انبیائے کرام نے نفیاً و اثباتاً اللہ کے لئے بیان کی

ہیں، تو اللہ کے لئے ان چیزوں کا اثبات کیا جائے جن کا اللہ نے اپنے لئے اثبات کیا، اور ان چیزوں کی اللہ سے نفی کی جائے جن کی اللہ نے اپنے لئے نفی کی۔“

(الرِّسَالَةُ التَّدْمُرِيَّةُ، ص: ٤)

❀ امام ترمذی رحمہ اللہ (۲۰۹-۲۷۹ھ) لکھتے ہیں:

وَالْمَذْهَبُ فِي هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِثْلَ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَابْنِ الْمُبَارَكِ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، وَوَكَيْعٍ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ رَوَوْا هَذِهِ الْأَشْيَاءَ، ثُمَّ قَالُوا: تُرَوَّى هَذِهِ الْأَحَادِيثُ وَتُؤْمَنُ بِهَا، وَلَا يُقَالُ: كَيْفَ؟ وَهَذَا الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْحَدِيثِ أَنْ يَرَوْا هَذِهِ الْأَشْيَاءَ كَمَا جَاءَتْ وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا تُفَسَّرُ وَلَا تُتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ: كَيْفَ، وَهَذَا أَمْرُ أَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِي اخْتَارُوهُ وَذَهَبُوا إِلَيْهِ.

”اس بارے میں سفیان ثوری، مالک بن انس، عبد اللہ بن مبارک، سفیان بن عیینہ اور وکیع بن جراح وغیرہم رحمہم اللہ جیسے کبار ائمہ یہ احادیث بیان کرتے اور فرماتے تھے کہ یہ احادیث ہمیں بیان کی گئی ہیں، ہم ان پر ایمان لاتے ہیں، یہ نہیں پوچھتے کہ ان کی کیفیت کیا ہے؟ اہل حدیث کا مختار مسلک یہی ہے کہ انہیں (بغیر تاویل کے) بیان کیا جائے۔“

(سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ تَحْتَ الْحَدِيثِ: ۲۵۵۷)

❀ نیز فرماتے ہیں:

وَقَدْ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَا يُشَبِّهُ هَذَا مِنَ الرِّوَايَاتِ مِنَ الصِّفَاتِ وَنُزُولِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلِّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالُوا : قَدْ تَثَبَّتِ الرِّوَايَاتُ فِي هَذَا وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا يُتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ : كَيْفَ هَكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكٍ، وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي هَذِهِ الْأَحَادِيثِ : أَمَرُوهَا بِلَا كَيْفٍ، وَهَكَذَا قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، وَأَمَّا الْجَهْمِيَّةُ فَانْكُرَتْ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ وَقَالُوا : هَذَا تَشْبِيهِ، وَقَدْ ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِّنْ كِتَابِهِ الْيَدَ وَالسَّمْعَ وَالْبَصَرَ، فَتَأَوَّلَتْ الْجَهْمِيَّةُ هَذِهِ الْآيَاتِ فَفَسَّرُوهَا عَلَى غَيْرِ مَا فَسَّرَ أَهْلُ الْعِلْمِ، وَقَالُوا : إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ آدَمَ بِيَدِهِ، وَقَالُوا : إِنَّ مَعْنَى الْيَدِ هَاهُنَا الْقُوَّةُ، وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : إِنَّمَا يَكُونُ التَّشْبِيهُ إِذَا قَالَ : يَدٌ كَيْدٌ، أَوْ مِثْلُ يَدٍ، أَوْ سَمْعٌ كَسَمْعٍ، أَوْ مِثْلُ سَمْعٍ، فَإِذَا قَالَ : سَمْعٌ كَسَمْعٍ، أَوْ مِثْلُ سَمْعٍ، فَهَذَا التَّشْبِيهُ، وَأَمَّا إِذَا قَالَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَدٌ، وَسَمْعٌ، وَبَصَرٌ، وَلَا يَقُولُ كَيْفَ، وَلَا يَقُولُ مِثْلُ سَمْعٍ، وَلَا كَسَمْعٍ، فَهَذَا لَا يَكُونُ تَشْبِيْهًا، وَهُوَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي

كِتَابِهِ: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (الشُّورَى: ١١) .  
 ”کئی اہل علم احادیث صفات اور نزولِ باری تعالیٰ کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ یہ روایات ثابت ہیں، ان پر ایمان لایا جائے، وہم پر مبنی باتیں نہ کی جائیں اور کیفیت کا سوال بھی نہ کیا جائے، امام مالک، سفیان بن عیینہ، عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ اور دیگر ائمہ اہل سنت فرمایا کرتے تھے کہ ان احادیث کو اسی طرح بیان کرتے رہیں جس طرح بیان ہوئی ہیں۔ جہم یہ ان روایات کے انکاری ہیں۔ وہ یہ سے قوت مراد لیتے ہیں۔ اسحاق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کہیں اللہ کے لئے یہ ہے اور وہ ہمارے یہ کے مشابہہ یا مماثل ہے، اللہ کے لئے صفت سمع و بصر ثابت ہے اور وہ ہماری صفت سمع کے مماثل یا مشابہہ ہے، تو اسے تشبیہ کہا جائے گا۔ لیکن اگر آپ یوں کہتے ہیں: اللہ کا ”یہ“ ہے، کیفیت ہم نہیں جانتے اور اللہ کا ”یہ“ مخلوق کے یہ سے مشابہہ و مماثل نہیں ہے، اللہ کی صفت سمع و بصر ثابت ہے، مگر نہیں معلوم کہ اس کی کیفیت کیا ہے؟ ہاں اتنا ہے کہ یہ صفات، مخلوق سے مشابہہ و مماثل نہیں ہیں، تو اسے تشبیہ نہیں کہا جاسکتا، اللہ کا قرآن یہی سمجھا رہا ہے: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (کوئی چیز اس کی مثل نہیں، وہ سمیع و بصیر ہے۔)“

(سنن الترمذی تحت حدیث: ۶۶۲)

❁ امام محمد بن حسین ابوبکر آجری رحمہ اللہ (۳۶۰) لکھتے ہیں:

اعْلَمُوا وَفَقَّنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ لِلرَّشَادِ مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ أَنَّ أَهْلَ الْحَقِّ يَصِفُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ عَزَّ وَجَلَّ



وَبِمَا وَصَفَهُ بِهِ رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا وَصَفَهُ بِهِ  
الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَهَذَا مَذْهَبُ الْعُلَمَاءِ مِمَّنِ اتَّبَعَ  
وَلَمْ يَتَدَعْ وَلَا يُقَالُ فِيهِ : كَيْفَ؟ بَلِ التَّسْلِيمُ لَهُ وَالْإِيمَانُ بِهِ  
أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ كَذَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ صَحَابَتِهِ وَلَا يُنْكَرُ هَذَا إِلَّا مَنْ لَا يُحَمَّدُ  
حَالَهُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِّ وَسَنَذْكُرُ مِنْهُ مَا حَضَرَنَا ذِكْرُهُ وَاللَّهُ  
الْمَوْفِقُ لِلصَّوَابِ .

”یاد رکھیے! اہل حق اللہ کی وہی صفات بیان کرتے ہیں جو اس نے اپنے لئے  
بیان فرمائی ہیں، یا رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہیں، یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان  
فرمائی ہیں، اللہ ہمیں حق سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ بدعات سے  
کنارہ کش رہنے والے متبعین شریعت علماء کا یہی موقف ہے۔ ان صفات کی  
کیفیت کا سوال نہیں کیا جائے گا، بل کہ انہیں تسلیم کیا جائے گا اور اس بات پر  
ایمان لایا جائے گا کہ اللہ ہنستا ہے۔ یہ بات نبی کریم ﷺ اور اصحاب نبی ﷺ  
نے بیان کی ہے، اس کا انکار کوئی برا شخص ہی کر سکتا ہے۔ آئندہ ابواب میں چند  
ایسی شخصیات کا تذکرہ بھی موجود ہے اور اللہ ہی درست بات کی توفیق دینے  
والا ہے۔“

(الشريعة للأجري: ۱۰۵/۲)

امام ابن خزمیہ رحمہ اللہ (۲۲۳-۳۱۱ھ) فرماتے ہیں:



فَنَحْنُ وَجَمِيعُ عُلَمَائِنَا مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَنَهَامَةَ وَالْيَمَنِ،  
وَالْعِرَاقِ وَالشَّامِ وَمِصْرَ، مَذْهَبُنَا : أَنَّا نُثْبِتُ لِلَّهِ مَا أَثْبَتَهُ اللَّهُ  
لِنَفْسِهِ، نَقِرُّ بِذَلِكَ بِالسِّنَتَيْنَا، وَنُصَدِّقُ ذَلِكَ بِقُلُوبِنَا، مِنْ غَيْرِ  
أَنْ نُشَبِّهَ وَجْهَ خَالِقِنَا بِوَجْهِ أَحَدٍ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ، عَزَّ رَبُّنَا  
عَنْ أَنْ يُشَبِّهَ الْمَخْلُوقِينَ، وَجَلَّ رَبُّنَا عَنْ مَقَالَةِ الْمُعْطَلِينَ،  
وَعَزَّ أَنْ يَكُونَ عَدَمًا كَمَا قَالَهُ الْمُبْطِلُونَ، لِأَنَّ مَا لَا صِفَةَ لَهُ  
عَدَمٌ، تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يَقُولُ الْجَهْمِيُّونَ الَّذِينَ يُنْكِرُونَ  
صِفَاتِ خَالِقِنَا الَّذِي وَصَفَ بِهَا نَفْسَهُ فِي مُحْكَمِ تَنْزِيلِهِ،  
وَعَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ .

”ہمارا اور حجاز، تہامہ، یمن، عراق، شام اور مصر کے سب علماء کا یہی مسلک ہے  
کہ ہم اللہ کی ان صفات کا اثبات کرتے ہیں جن صفات کا اثبات اس نے  
اپنے لئے کیا ہے، ہماری زبانیں اس کی اقراری اور ہمارے دل اس کے  
مصدق ہیں، ہاں ہم اللہ کے چہرے کو مخلوق کے چہروں سے تشبیہ نہیں دیتے،  
ہمارا اللہ تشبیہ سے بلند ہے اور معطلین کی ہفوات سے بالا ہے، اہل باطل اللہ کو  
عدم مانتے ہیں، کیوں کہ وہ اس کی صفات کے انکار کرتے ہیں اور جس کی صفات نہ  
ہوں وہ عدم ہوتا ہے، حالاں کہ میرا اللہ عدم نہیں ہے، اللہ جہمیہ کی باتوں سے  
بہت بلند ہے جو اللہ کی ان صفات کا انکار کرتے ہیں جن کا اللہ نے اپنے لئے  
اور رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے لئے اثبات کیا ہے۔“

(كتاب التوحيد وإثبات صفات الرب: ٢٦/١)

❁ امام معمر بن احمد، ابو منصور اصبهاني رحمته الله (م: ٣١٨ هـ) اسے اہل سنت کا  
اجماعی عقیدہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

فَمَا صَحَّ مِنْ أَحَادِيثِ الصِّفَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ الْأَئِمَّةُ عَلَى أَنَّ تَفْسِيرَهَا قِرَاءَتُهَا، قَالُوا:  
أَمْرُهَا كَمَا جَاءَتْ، وَمَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ مِثْلَ قَوْلِهِ عَزَّ  
وَجَلَّ: ﴿هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ  
الْغَمَامِ﴾ وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا  
صَفًّا﴾ كُلُّ ذَلِكَ بِلَا كَيْفٍ وَلَا تَأْوِيلٍ نُّؤْمِنُ بِهَا. إِيْمَانُ أَهْلِ  
السَّلَامَةِ وَالتَّسْلِيمِ لِأَهْلِ السُّنَّةِ وَالسَّلَامَةِ وَاسِعَةٌ بِحَمْدِ اللَّهِ  
وَمِنْهُ، وَطَلَبُ السَّلَامَةِ فِي مَعْرِفَةِ صِفَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
أَوْجَبُ وَأَوْلَى، وَأَقْمَنُ وَأَحْرَى، فَإِنَّهُ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ  
وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ فَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ يَنْفِي كُلَّ تَشْبِيهِ  
وَتَمْثِيلٍ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ، يَنْفِي كُلَّ تَعْطِيلٍ وَتَأْوِيلٍ،  
فَهَذَا مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالْأَثَرِ، فَمَنْ فَارَقَ  
مَذْهَبَهُمْ فَارَقَ السُّنَّةَ، وَمَنْ اقْتَدَى بِهِمْ وَافَقَ السُّنَّةَ، وَنَحْنُ  
بِحَمْدِ اللَّهِ مِنَ الْمُقْتَدِينَ بِهِمُ الْمُتَحِلِّينَ لِمَذْهَبِهِمُ الْقَائِلِينَ

بِفَضْلِهِمْ، جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فِي الدَّارَيْنِ، فَالْسُّنَّةُ طَرِيقَتُنَا، وَأَهْلُ النَّاتِرِ أَئِمَّتُنَا، فَأَحْيَانَا اللَّهُ عَلَيْهَا وَأَمَاتَنَا بِرَحْمَتِهِ إِنَّهُ قَرِيبٌ مُجِيبٌ.

”صفات کی تمام صحیح احادیث کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ ان کی تفسیر یہی ہے کہ انہیں بیان کیا جائے، ان کا کہنا ہے کہ ان احادیث کو ایسے ہی بیان کریں جیسے وہ وارد ہوئی ہیں، قرآن میں اللہ کا یہ فرمان: ﴿هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ﴾ ’کیا یہ اس انتظار میں ہیں کہ اللہ بادلوں کی اوٹ سے ان کے پاس آئے۔‘ یا پھر یہ فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا﴾ ’تیرا رب آئے گا اور فرشتے صف در صف آئیں گے۔‘ ہم اہل السنۃ والسلامہ ان تمام آیات پر بیان کیفیت اور تاویل کے بغیر ایمان رکھتے ہیں، صفات الہی کے بارے میں سلامتی کی طلب واجب، اولیٰ اور لائق علم ہے، کیوں کہ آیت قرآنی ہے: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (اللہ جیسی کوئی چیز نہیں، وہ سمیع و بصیر ہے۔) آیت کا پہلا حصہ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ ہر تشبیہ و تمثیل کی نفی کرتا ہے اور دوسرا حصہ ﴿وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ ہر تعطیل و تاویل کی نفی کرتا ہے۔ یہ اہل سنت اہل حدیث کا مذہب ہے، جو ان کا مذہب چھوڑ دے اس نے سنت کو چھوڑ دیا ہے۔ جو اس مذہب پہ قائم رہا، وہ طریق سنت پر ہے، ہم اللہ کے فضل سے اقتدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے مسلک سلف کو مضبوطی سے تھام رکھا ہے، سلف کی فضیلت کے قائل ہیں۔ اللہ دنیا و آخرت میں ہمارا ساتھ قائم رکھے، سنت ہمارا

راستہ اور اہل حدیث ہمارے ائمہ ہیں، اللہ ہمیں اسی مسلک پر زندہ رکھے اور اسی پر موت دے۔ بلاشبہ وہ قریب ہے اور دعا قبول کرنے والا ہے۔“

(الحُجَّةُ فِي بَيَانِ الْمَحَجَّةِ لِأَبِي الْقَاسِمِ الْأَصْبَهَانِيِّ: ٢٦٠/١، وسندہ صحیح)

❀ امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ (۳۹۲-۴۲۳ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الْكَلَامُ فِي الصِّفَاتِ، فَإِنَّ مَا رُوِيَ مِنْهَا فِي السَّنَنِ الصَّحَاحِ، مَذْهَبُ السَّلَفِ إِبْتِاثُهَا وَإِجْرَاؤُهَا عَلَى ظَوَاهِرِهَا، وَنَفْيُ الْكَيْفِيَّةِ وَالتَّشْبِيهِ عَنْهَا، وَقَدْ نَفَاهَا قَوْمٌ، فَأَبْطَلُوا مَا أَثْبَتَهُ اللَّهُ، وَحَقَّقَهَا قَوْمٌ مِّنَ الْمُثْبِتِينَ، فَخَرَجُوا فِي ذَلِكَ إِلَى ضَرْبٍ مِّنَ التَّشْبِيهِ وَالتَّكْيِيفِ، وَالْقَصْدُ إِنَّمَا هُوَ سُلُوكُ الطَّرِيقَةِ الْمُتَوَسِّطَةِ بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ، وَدَيْنُ اللَّهِ تَعَالَى بَيْنَ الْغَالِي فِيهِ وَالْمَقْصِرُ عَنْهُ.

وَالْأَصْلُ فِي هَذَا أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصِّفَاتِ فَرُعُ الْكَلَامِ فِي الذَّاتِ، وَيُحْتَذَى فِي ذَلِكَ حَدُّهُ وَمِثَالُهُ، فَإِذَا كَانَ مَعْلُومًا أَنَّ إِبْتِاثَ رَبِّ الْعَالَمِينَ إِنَّمَا هُوَ إِبْتِاثٌ وَجُودٌ لَا إِبْتِاثٌ كَيْفِيَّةٌ، فَكَذَلِكَ إِبْتِاثُ صِفَاتِهِ إِنَّمَا هُوَ إِبْتِاثٌ وَجُودٌ لَا إِبْتِاثٌ تَحْدِيدٍ وَتَكْيِيفٍ فَإِذَا قُلْنَا: لِلَّهِ يَدٌ وَسَمْعٌ وَبَصَرٌ، فَإِنَّمَا هِيَ صِفَاتٌ أَثْبَتَهَا اللَّهُ لِنَفْسِهِ، وَلَا نَقُولُ: إِنَّ مَعْنَى الْيَدِ الْقُدْرَةُ، وَلَا إِنَّ مَعْنَى السَّمْعِ وَالْبَصَرِ: الْعِلْمُ، وَلَا نَقُولُ: إِنَّهَا

جَوَاحٍ، وَلَا نُشَبِّهُهَا بِالْأَيْدِي وَالْأَسْمَاعِ وَالْأَبْصَارِ الَّتِي هِيَ  
جَوَارِحُ وَادَّوَاتٌ لِلْفِعْلِ، وَنَقُولُ: إِنَّمَا وَجَبَ اثْبَاتُهَا لِأَنَّ  
التَّوْقِيفَ وَرَدَ بِهَا، وَوَجَبَ نَفْيُ التَّشْبِيهِ عَنْهَا لِقَوْلِهِ: ﴿لَيْسَ  
كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ (الشورى: ١١) ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾  
(الإنحلاص: ٤)

”صفات باری کے مسئلے میں جو صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں، سلف کا مذہب ان  
کے اثبات اور انہیں ظاہر پر محمول کرنے کا ہے، سلف کیفیت اور تشبیہ کے قائل  
نہیں ہیں، ایک گروہ اللہ کی ان صفات کا انکار ہی ہے، جن کا اس نے اثبات کیا  
ہے۔ ایک گروہ نے اثبات تو کیا، لیکن تشبیہ و تکلیف کی طرف نکل گئے۔ حق ان  
کے دو انتہاؤں کا درمیانی راستہ ہے، (کیوں کہ) اللہ تعالیٰ کا دین افراط و تفریط  
کے درمیان اعتدال پسندی کا نام ہے۔

در اصل صفات باری تعالیٰ میں گفتگو کرنا ذات باری تعالیٰ میں ہی گفتگو کرنا  
ہے۔ ان میں بھی وہی طریقہ کار اختیار کیا جائے گا، جو ذات باری تعالیٰ کے  
بارے میں اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ تو بدیہی بات ہے کہ رب العالمین کا اثبات  
اس کی ذات کا اثبات ہے، نہ کہ اس کی کیفیت کا۔ اسی طرح صفات کا اثبات  
وجود کا اثبات ہے، نہ کہ کیفیت اور تحدید کا۔ لہذا جب ہم کہیں گے کہ صفت ید،  
سمع اور بصر اللہ کے لیے ثابت ہے، تو معنی یہ ہوگا کہ یہ صفات ہیں، جنہیں اللہ  
تعالیٰ نے اپنے لیے ثابت کیا ہے۔ یہ نہیں کہیں گے کہ ید (ہاتھ) کا معنی  
قدرت ہے اور سمع و بصر کا معنی علم ہے۔ نہ ہی انہیں جوارح (جسمانی اعضاء)

قرار دیں گے۔ اور نہ ہی انہیں ہاتھوں، کانوں اور آنکھوں، جو کہ جسمانی اعضاء ہیں اور کام کرنے کے آلہ کار ہیں، کے ساتھ تشبیہ دیں گے، بل کہ ہم کہیں گے کہ ان کا اثبات واجب ہے، کیوں کہ یہ شریعت سے ثابت ہیں اور تشبیہ کی نفی کرنا بھی از حد ضروری ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ (الشُّورَى: ۱۱) 'اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی چیز نہیں۔' نیز فرمایا: ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ (الإِخْلَاص: ۳) 'اور اس کے ہم سر کوئی نہیں ہے۔'

(سیر أعلام النبلاء: ۱۸/۲۸۴، وسندہ صحیح)

❀ امام ابن عبد البر رحمہ اللہ (۳۶۸-۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

أَهْلُ السُّنَّةِ مُجْمِعُونَ عَلَى الْإِقْرَارِ بِالصِّفَاتِ الْوَارِدَةِ كُلِّهَا فِي الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ وَالْإِيمَانِ بِهَا وَحَمْلِهَا عَلَى الْحَقِيقَةِ لَا عَلَى الْمَجَازِ إِلَّا أَنَّهُمْ لَا يُكَيِّفُونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ وَلَا يَحْدُثُونَ فِيهِ صِفَةً مَحْصُورَةً وَأَمَّا أَهْلُ الْبِدْعِ وَالْجَهْمِيَّةِ وَالْمُعْتَزِلَةُ كُلُّهَا وَالْخَوَارِجُ فَكُلُّهُمْ يُنْكِرُهَا وَلَا يَحْمِلُ شَيْئًا مِنْهَا عَلَى الْحَقِيقَةِ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ مَنْ أَقَرَّ بِهَا مُشَبَّهٌ وَهُمْ عِنْدَ مَنْ أَثْبَتَهَا نَافُونَ لِلْمَعْبُودِ وَالْحَقِّ فِيمَا قَالَهُ الْقَائِلُونَ بِمَا نَطَقَ بِهِ كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ وَهُمْ أَيْمَةُ الْجَمَاعَةِ.

”اہل سنت کا اجماع ہے کہ قرآن و سنت میں وارد ہونے والی تمام صفات کا

اثبات کیا جائے، ان پر ایمان لایا جائے، انہیں حقیقت پر محمول کیا جائے، نہ کہ مجاز پر۔ اہل سنت نہ تو ان صفات کی کیفیت بیان کرتے ہیں نہ کسی صفت کو محدود و محصور سمجھتے ہیں، جب کہ اہل بدعت، جہمیہ، معتزلہ اور خوارج سبھی ان صفات کا انکار کرتے ہیں، کسی صفت کو حقیقت پر محمول نہیں کرتے۔ ان کا خیال ہے کہ جو ان صفات کا اقرار کرتے ہیں وہ مشبہ ہیں، اہل سنت کا یہ کہنا ہے کہ منکرین صفات اصل میں ذات باری تعالیٰ کے منکر ہیں۔ حق وہی ہے، جو کتاب و سنت کے قائلین یعنی ائمہ اہل سنت نے بیان کر دیا ہے۔“

(التمہید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید: ۱۴۴/۷)

نیز فرماتے ہیں:

رَوَاهَا السَّلَفُ وَسَكَنُوا عَنْهَا وَهُمْ كَانُوا أَعَمَّقَ النَّاسِ عِلْمًا  
وَأَوْسَعَهُمْ فَهْمًا وَأَقْلَهُهُمْ تَكَلُّفًا وَلَمْ يَكُنْ سُكُوتُهُمْ عَنْ عِيٍّ  
فَمَنْ لَمْ يَسْعُهُ مَا وَسِعَهُمْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ.

”احادیث صفات، سلف نے بیان کی ہیں اور بیان کیفیت سے خاموش رہے ہیں۔ سلف صالحین کا علم سب سے گہرا، فہم سب سے زیادہ وسیع تھا۔ ان میں تکلف نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ ان کا صفات باری تعالیٰ کی بابت سکوت لاعلمی کی بنا پر ہرگز نہیں تھا۔ (سنیہ!) جو سلف کے علم پر اکتفاء نہیں کرتا وہ خساروں کا سوداگر اور ناکام زمانہ ہے۔“

(جامع بیان العلم وفضله: ۹۴۵/۲)

علامہ، مورخ و یارِ مصر، ابوالعباس، احمد بن علی، مقریزی (۶۶۱-۸۳۵ھ)



صفاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں ائمہ کا موقف یوں بیان فرماتے ہیں:

ذَكَرُ الْحَالِ فِي عَقَائِدِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، مُنْذُ ابْتِدَاءِ الْمِلَّةِ  
الْإِسْلَامِيَّةِ إِلَى أَنْ انْتَشَرَ مَذْهَبُ الْأَشْعَرِيَّةِ .  
”عقائد اہل اسلام ابتداء اسلام سے اشعری مذہب پھیلنے تک۔“

إِعْلَمَنَّ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا بَعَثَ مِنَ الْعَرَبِ نَبِيَّهٖ مُحَمَّدًا صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا إِلَى النَّاسِ جَمِيعًا، وَصَفَ لَهُمْ رَبُّهُمْ  
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى، بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ الْكَرِيمَةَ فِي كِتَابِهِ  
الْعَزِيزِ الَّذِي نَزَلَ بِهِ عَلَى قَلْبِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّوحُ  
الْأَمِينُ وَبِمَا أَوْحَى إِلَيْهِ رَبُّهُ تَعَالَى، فَلَمْ يَسْأَلْهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ بِأَسْرِهِمْ، قَرَوِيهِمْ وَبَدَوِيهِمْ عَنْ  
مَعْنَى شَيْءٍ مِّنْ ذَلِكَ كَمَا كَانُوا يَسْأَلُونَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّيَامِ وَالْحَجِّ وَغَيْرِ ذَلِكَ  
مِمَّا لِلَّهِ فِيهِ سُبْحَانَهُ أَمْرٌ وَنَهْيٌ، وَكَمَا سَأَلُوهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ أَحْوَالِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ إِذْ لَوْ سَأَلَهُ إِنْسَانٌ  
مِّنْهُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنَ الصِّفَاتِ الْإِلَهِيَّةِ لَنُقِلَ كَمَا نُقِلَتْ  
الْأَحَادِيثُ الْوَارِدَةُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحْكَامِ  
الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، وَفِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ، وَأَحْوَالِ الْقِيَامَةِ

وَالْمَلَأَحِمَّ وَالْفِتَنَ، وَنَحْوِ ذَلِكَ مِمَّا تَضَمَّنَتْهُ كُتُبُ الْحَدِيثِ،  
مَعَاجِمُهَا وَمَسَانِيدُهَا وَجَوَامِعُهَا وَمَنْ أَمَعَنَ النَّظَرَ فِي  
دَوَاوِينِ الْحَدِيثِ النَّبَوِيِّ، وَوَقَفَ عَلَى الْآثَارِ السَّلَفِيَّةِ، عَلِمَ  
أَنَّهُ لَمْ يَرِدْ قَطُّ مِنْ طَرِيقٍ صَحِيحٍ وَلَا سَقِيمٍ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ  
الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَعَلَى اخْتِلَافِ طَبَقَاتِهِمْ وَكَثْرَةِ  
عَدَدِهِمْ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
مَعْنَى شَيْءٍ مِّمَّا وَصَفَ الرَّبُّ، سُبْحَانَهُ بِهِ نَفْسَهُ الْكَرِيمَةَ فِي  
الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ، وَعَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، بَلَّ كُلُّهُمْ فَهَمُوا مَعْنَى ذَلِكَ وَسَكَتُوا عَنِ الْكَلَامِ فِي  
الصِّفَاتِ نَعَمَ وَلَا فَرَّقَ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَيْنَ كَوْنِهَا صِفَةً ذَاتٍ أَوْ  
صِفَةً فِعْلٍ، وَإِنَّمَا أَثْبَتُوا لَهُ تَعَالَى صِفَاتٍ أَرْزَلِيَّةً مِّنَ الْعِلْمِ  
وَالْقُدْرَةِ وَالْحَيَاةِ وَالْإِرَادَةِ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْكَلامِ وَالْجَلَالِ  
وَالْإِكْرَامِ وَالْجُودِ وَالْإِنْعَامِ وَالْعِزِّ وَالْعِظَمَةِ، وَسَاقُوا الْكَلَامَ  
سَوَاقًا وَاحِدًا وَهَكَذَا أَثْبَتُوا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مَا أَطْلَقَهُ اللَّهُ  
سُبْحَانَهُ عَلَى نَفْسِهِ الْكَرِيمَةِ مِنَ الْوَجْهِ وَالْيَدِ وَنَحْوِ ذَلِكَ،  
مَعَ نَفْيِ مُمَثَّلَةِ الْمَخْلُوقِينَ فَأَثْبَتُوا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بَلَا  
تَشْبِيهِ، وَنَزَّهُوا مِنْ غَيْرِ تَعْطِيلٍ، وَلَمْ يَتَعَرَّضْ مَعَ ذَلِكَ أَحَدٌ

مِّنْهُمْ إِلَى تَأْوِيلِ شَيْءٍ مِّنْ هَذَا، وَرَأَوْا بِأَجْمَعِهِمْ إِجْرَاءَ  
الْصِّفَاتِ كَمَا وَرَدَتْ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَا يُسْتَدَلُّ بِهِ  
عَلَى وَحْدَانِيَّةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَعَلَى إِثْبَاتِ نُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سِوَى كِتَابِ اللَّهِ، وَلَا عَرَفَ أَحَدٌ مِّنْهُمْ شَيْئًا  
مِّنَ الطُّرُقِ الْكَلَامِيَّةِ وَلَا مَسَائِلِ الْفَلَسَفَةِ، فَمَضَى عَصْرُ  
الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَلَى هَذَا إِلَى أَنْ حَدَثَ فِي  
زَمَنِهِمُ الْقَوْلُ بِالْقَدَرِ، وَأَنَّ الْأَمْرَ أَنْفَعُ، أَيْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ  
يُقَدِّرْ عَلَى خَلْقِهِ شَيْئًا مِّمَّا هُمْ عَلَيْهِ.

”جب اللہ نے محمد عربی ﷺ کو تمام انسانیت کی طرف رسول بنا کر بھیجا، تو اللہ ﷻ نے انہیں اپنی وہ صفات بیان کیں، جو صفات اللہ نے اپنے لئے قرآن حکیم، جو محمد ﷺ کے سینہ پاک پر جبریل امین لے کر اترے، میں بیان کی ہیں، تو عرب بدویوں یا حضرو یوں میں سے کسی نے بھی ان کے معنی کی بابت سوال نہیں کیا۔ ہاں! لوگ نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور اسی طرح دیگر مسائل، جن میں اللہ کی طرف سے کوئی امر و نہی وارد ہے، کے متعلق سوال کر لیا کرتے تھے۔ اسی طرح قیامت، جنت اور جہنم کے بارے میں سوال کرتے رہتے تھے۔ (لیکن صفات کے متعلق کوئی سوال نہ کرتا)، کیوں کہ اگر کوئی نبی کریم ﷺ سے صفات الہیہ کے بارے میں سوال کرتا، تو وہ بھی اسی طرح منقول ہوتیں، جس طرح دوسری چیزیں منقول ہوئی ہیں، مثلاً، حلال و حرام کے احکام، ترغیب و ترہیب، احوال قیامت، ملاحم و فتن اور اس طرح کی چیزیں

جو کتب حدیث، جوامع، معاجم اور مسانید میں موجود ہیں۔ دو اویں حدیث اور آثارِ سلف میں بنظر غور دیکھیں تو جان لیں گے کہ کسی صحیح یا ضعیف حدیث میں بھی اس کا معنی وارد نہیں ہوا۔ اتنے صحابہ موجود ہیں مگر ایک بھی نظر نہیں آتا، جس نے نبی کریم ﷺ سے قرآن و حدیث میں وارد صفاتِ باری تعالیٰ کے معنی کے بارے میں سوال کیا ہو، بل کہ بھی اس کا معنی جانتے تھے اور صفاتِ باری تعالیٰ میں گفتگو نہیں کرتے تھے۔ جی ہاں، کسی ایک صحابی نے بھی صفاتِ ذاتیہ اور صفاتِ فعلیہ میں فرق نہیں کیا۔ انہوں نے اللہ کی صفاتِ ازلیہ مثلاً: علم، قدرت، حیات، ارادہ، سمع و بصر، کلام، جلال، اکرام، جود، انعام، عزت اور عظمت۔ اس بارے میں سلف ایک ہی بات پر متفق ہیں۔ اسی طرح جن صفات کا اطلاق اللہ نے اپنے لئے کیا ہے، اسلاف بھی ان چیزوں کا اطلاق اللہ کے لئے کرتے ہیں، مثلاً: وجہ، ید وغیرہ، البتہ مماثلت کی نفی کرتے ہیں۔ ائمہ سلف صالحین بلا تشبیہ صفاتِ باری تعالیٰ کا اثبات کرتے ہیں، بغیر تعطیل کے اللہ کی تنزیہ بیان کرتے ہیں، ان میں سے کسی نے بھی ان کی تاویل نہیں کی۔ یہ اجماعی طور پر تمام صفات کو اسی طرح بیان کرتے ہیں، جس طرح وارد ہوئی ہیں۔ اللہ کی وحدانیت اور نبوتِ محمدی ﷺ کے اثبات کے لئے کتاب اللہ کے علاوہ کوئی ذریعہ استعمال نہیں کرتے۔ اہل کلام کے طریقوں اور فلسفیانہ مسائل سے ناواقف تھے، عصرِ صحابہ گزر گیا، تو ان کے بہت بعد تقدیر کے بارے میں سوالات اٹھائے جانے لگے، حالاں کہ سمجھ آنے والی بات تھی کہ اللہ نے اپنی تقدیر پر اپنے سوا کسی کو قدرت ہی نہیں دی۔“

(المواعظ والاعتبار بذكر الخطط والآثار: ۱۸۸/۴)